دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524

برائے رابطہ

فتویٰ نمبر 31880

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک آدمی محمد عمران کو فوت ہوئے تقریبا دو سال گزر گئے ہیں، ایک بیٹا ہے جس کی عمر تقریبا ایک سال ہے، اور عورت نے آگے نکاح کرنا ہے، تو عورت جہیز کا سامان لے کر آئی تھی، اور عورت کی ہی ملک میں رہا، اب شوہر کے والدین نہ بچہ دیتے ہیں اور نہ ہی جہیز کا سامان دیتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ بچے کا حق ہے، ہم اسکو دیں گے۔ کیا اب عورت جہیز والا سامان اور بچہ لے سکتی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔۔؟ شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں

المستفتی

سجاد احمد، عاصم آباد

۰۳۰۶،۲۱۳۳۰۰۳

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ مسئولہ صورت میں عورت کو جہیز میں دیا گیا سامان اسی کی ملک ہے، شوہر کے ورثاء یا بچہ کی ملک نہیں اس لیے مرحوم کے والدین کا اپنے لیے یا بچہ کے لیے سامان پر قبضہ کرنا جائز نہیں ہے۔ ان پر لازم ہے کہ وہ خاتون کا سامان اسے واپس کر دیں۔

(۲)۔۔۔ بچہ کی عمر سات سال ہونے تک بچہ کی پرورش کا حق بچہ کی والدہ کو حاصل ہے، البتہ اس دوران بچہ کے نفقہ کے دو تہائی اخراجات بچہ کا دادا، جبکہ ایک تہائی اخراجات خود والدہ برداشت کرے گی۔ اگر ماں کسی ایسے شخص سے دوسرا نکاح کرلے جو بچہ کا غیر محرم ہے، تو سات سال کی عمر تک اسکی پرورش کا حق بچہ کی نانی کو حاصل ہوگا۔ اس صورت میں اس کے تمام اخراجات بچہ کا دادا ادا کرے گا۔ سات سال کے بعد بچہ کی پرورش اور تعلیم وغیرہ امور بچہ کے دادا کے ذمہ ہوں گے۔

مصنف عبد الرزاق الصنعاني (7/ 153)

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَةً طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، وَأَرَادَ أَنْ يَنْتَزِعَ وَلَدَهَا مِنْهَا، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً، أَرَادَ أَبُوهُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي»

Scanned with CamScanner

الهداية في شرح بداية المبتدي (2/ 283)

" وإذا وقعت الفرقة بين الزوجين فالأم أحق بالولد " لما روى أن امرأة قالت يا رسول الله إن ابني هذا كان بطني له وعاء وحجري له حواء وثديي له سقاء وزعم أبوه أنه ينزعه مني فقال عليه الصلاة والسلام: " أنت أحق به ما لم تتزوجي " ولأن الأم أشفق وأقدر على الحضانة فكان الدفع إليها أنظر وإليه أشار الصديق رضي الله عنه بقوله ريقها خير له من شهد وعسل عندك يا عمر قاله حين وقعت الفرقة بينه وبين امرأته والصحابة حاضرون متوافرون.

الفتاوى الهندية (1/ 541)

وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا أُمٌّ تَسْتَحِقُّ الْحَضَانَةَ بِأَنْ كَانَتْ غَيْرَ أَهْلٍ لِلْحَضَانَةِ أَوْ مُتَزَوِّجَةً بِغَيْرِ مَحْرَمٍ أَوْ مَاتَتْ فَالْأُمُّ أَوْلَى مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ، وَإِنْ عَلَتْ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِلْأُمِّ أُمٌّ فَالْأَبُ أَوْلَى مِمَّنْ سِوَاهَا. وَإِنْ عَلَتْ كَذَا فِي فَتْحِ الْقَدِيرِ.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (3/ 200)

وَلَوْ جَهَّزَ ابْنَتَهُ وَسَلَّمَهُ إلَيْهَا لَيْسَ لَهُ فِي الِاسْتِحْسَانِ اسْتِرْدَادُهُ مِنْهَا وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 155)

(جهز ابنته بجهاز وسلمها ذلك ليس له الاسترداد منها ولا لورثته بعد أن سلمها ذلك وفي صحته) بل تختص به (وبه يفتى) وكذا لو اشتراه لها في صغرها ولو لجبة.

الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار (ص: 256)

(والحاضنة) أما أو غيرها (أحق به) أي بالغلام حتى يستغني عن النساء وقدر بسبع وبه يفتى لانه الغالب.

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (4/ 184)

(قَوْلُهُ وَالْأُمُّ وَالْجَدَّةُ أَحَقُّ بِالْغُلَامِ حَتَّى يَسْتَغْنِيَ وَقُدِّرَ بِسَبْعٍ) : لِأَنَّهُ إذَا اسْتَغْنَى يَحْتَاجُ إلَى تَأْدِيبِ وَالتَّخَلُّقِ بِآدَابِ الرِّجَالِ وَأَخْلَاقِهِمْ وَالْأَبُ أَقْدَرُ عَلَى التَّأْدِيبِ وَالتَّعْنِيفِ وَمَا ذَكَرَهُ الْمُصَنِّفُ مِنْ التَّقْدِيرِ بِسَبْعٍ قَوْلُ الْخَصَّافِ اعْتِبَارًا لِلْغَالِبِ:

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (4/ 38)

وكذلك الجد أب الأب وإن علا لأنه يقوم مقام الأب

Scanned with CamScanner

المبسوط للسرخسي (5/ 226)

وإذا مات الأب وللولد الصغير أم وجد أب الأب فنفقته عند عدمه عليهما على قدر ميراثهما أثلاثًا بخلاف الأب في ظاهر الرواية، فإنه لا يشاركه في النفقة أحد لحقيقة الجزئية بينه وبين الولد،

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (3/ 582)

قال: فإن مات الأب فالنفقة على الجد؛ لأنه قائم مقام الأب فإن كان للصغير أم وجد فالنفقة على الأم والجد على قدر ميراثهما أثلاثاً بخلاف الأب في «ظاهر الرواية»

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

کتبہ

مظہر عباس خانیوالی

از دارالافتاء دارالعلوم کبیر والا

۱۳ ۶ ۱۴۴۲ھ بمطابق، ۱۷ جنوری ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح

نذیر محمد کوکس از مشاورتی بورڈ دارالافتاء

دارالافتاء دارالعلوم کبیر والا

۱۶/ ۶/ ۱۴۴۲ھ

Scanned with CamScanner